بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲ | بدھ ۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۴ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۴ اگست ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقِ بعید کے دورہ کے سلسلہ میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی ربوہ سے روانگی

اہلِ ربوہ نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر اپنے امام کو الوداع کہا

ربوہ - ۲۲ ظہور / اگست - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرق بعید کے چار ممالک سنگاپور - فجی - آسٹریلیا اور سری لنکا کے تبلیغی اور تربیتی دورے پر آج ساڑھے چار بجے سہ پہر ربوہ سے روانہ ہو گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ کو امن تاریخ ساز دورے پر روانگی کے وقت الوداع کہنے کے لئے اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے نماز عصر سوا چار بجے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ نماز کے بعد مسجد میں ہی حضور نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور یونے پانچ بجے کے قریب بذریعہ موٹر کار لاہور روانہ ہوئے۔ اہلِ ربوہ مسجد مبارک کے باہر اور گیٹ پر حضور کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

حضور ایدہ اللہ روانہ ہونے کے بعد پہلے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے جہاں حضور نے چاردیواری میں تشریف لے جا کر حضرت سیدہ اماں جان نور اللہ مرقدہا، سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان کے مزاروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور چاردیواری سے باہر تشریف لائے اور حضرت میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب اور حضرت ڈاکٹر محمود اللہ شاہ صاحب کے مزاروں پر دعا کی۔ اس کے بعد حضور قطعہ صحابہ کی طرف تشریف لے گئے اور دعا کی۔ اس کے بعد حضور لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ دورہ جماعت احمدیہ کے کسی خلیفہ کا مشرق بعید کا پہلا دورہ ہے۔ اس لحاظ سے اس علاقے میں اس دورے کے نتیجہ میں تبلیغ اسلام کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔

حضور کے قافلہ میں حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضور کی دو صاحبزادیاں عزیزہ یاسمین رحمٰن صاحبہ سلمہا اور عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اور مکرم یوسف سلیم صاحب ملک ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ سے تشریف لے گئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ ربوہ سے اپنی عدم موجودگی کے دوران محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرما گئے ہیں۔

- ربوہ ۲۳ ظہور / اگست - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی

(باقی صفحہ ۲ پر)

"دارالقضاء" کی نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پُرسوز دعاؤں سے سنگِ بنیاد رکھا

۵،۰۰،۰۰۰ روپے کی لاگت سے بننے والی یہ عمارت ادارہ تعمیر کی زیر نگرانی مکمل ہو گی

ربوہ - ۲۱ ظہور / اگست - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں شام پونے سات بجے کے قریب "دارالقضاء" کا سنگِ بنیاد رکھا۔ قریباً پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی یہ خوبصورت عمارت انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چند ماہ میں مکمل ہو جائے گی۔ یہ عمارت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے نو تشکیل شدہ "ادارۂ تعمیر" کے زیر اہتمام بننے والی پہلی عمارت ہو گی۔ یہ ادارہ حضور ایدہ اللہ نے حال ہی میں قائم فرمایا ہے۔ یہ ادارہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے سرپرست محترم چوہدری حمید اللہ صاحب اور چیئرمین مکرم قریشی افتخار احمد صاحب کی زیر نگرانی کام کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ قریباً پونے سات بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے شمالی قطعہ میں تشریف لائے۔ حضور کی آمد پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے حضور کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور تشریف لاتے ہی بنیاد کی طرف آئے اور ایک اینٹ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر دعا فرمائی اور اس کے بعد اینٹ نصب فرمائی۔ حضور کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے بالترتیب اینٹیں رکھیں:-

محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی۔ محترم مرزا عبدالحق صاحب صدر قضا بورڈ۔ محترم مولوی عطا محمد صاحب، محترم مولوی محمد حسین صاحب۔ محترم روشن دین صاحب زرگر۔ محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ناظر امور عامہ، محترم میجر عبدالقادر صاحب ناظر دیوان۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد۔ (مولانا موصوف کی تقرری آج ہی عمل میں آئی ہے) محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم، محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل ناظم دارالقضاء، محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر وکیل التعلیم تحریک جدید محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال (اول) محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال (ثانی) محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ۔ محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب وکیل التصنیف، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ۔ محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر۔ محترم بشیر احمد صاحب رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس

(باقی صفحہ ۲ پر)

ناظرِ اصلاح وارشاد اور ناظرِ امورِ عامہ کا نیا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۳ء سے محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور کو ناظر اصلاح وارشاد مقرر فرمایا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ نے مورخہ ۳ اگست ۱۹۸۳ء سے دو ناظر صاحبان کے عہدوں میں تبدیلی فرمائی ہے۔ محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف کو ناظر امور عامہ مقرر فرمایا ہے اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مقرر ہوئے ہیں۔

مجلس انصار اللہ کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع

مجلس انصار اللہ عالمگیر کا چھبیسواں سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق خالص دینی ماحول میں مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اخاء ۱۳۶۲ ہش / اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کرام ابھی سے انصار احباب کو اس روحانی اجتماع میں شمولیت کیلئے تاکید فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ احباب کو اجتماع میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاکم اللہ والسلام

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۴ ظہور ۱۳۶۲ ہش

خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ مشرق

اور

اس کی تاریخ ساز اہمیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا تو آپ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دنیا بامید قائم ــــ فَتَحْنَا عَلَيْكَ اَبْوَابَ الدُّنْيَا"

(تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۵۱۲)

ترجمہ:۔ دنیا امید پر قائم ہے۔ ہم نے تجھ پر دنیا کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

اس الہام میں آپ پر یہ ظاہر کیا گیا کہ آپ کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی راہ ہموار ہوگی اور اسلام ساری دنیا میں غالب آئیگا لیکن یہ غلبہ یکدم ظاہر نہیں ہوگا بلکہ رفتہ رفتہ ایک مدت گزرنے کے بعد ظاہر ہوگا۔ اسی لئے فرمایا: "دنیا بامید قائم" اگر اس غلبہ نے یکدم ظاہر ہونا ہوتا تو الہام الٰہی میں "دنیا بامید قائم" کے الفاظ شامل نہ ہوتے۔ یہ الفاظ باور کرا رہے ہیں کہ اس امید پر قائم ہو جاؤ کہ وقت آئے گا کہ جب پوری دنیا کے دروازے پیغام حق کی اشاعت کے لئے کھلتے چلے جائیں گے۔

پھر اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے ایک اور الہام کے ذریعہ وضاحت فرمائی کہ دنیا کے دروازوں سے مراد مغرب کے دروازے بھی ہیں اور مشرق کے دروازے بھی۔ چنانچہ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام جو بشارت دی آپ نے اس کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"وَاَوْحٰى اِلَىَّ رَبِّىْ وَعَدَنِىْ اَنَّهٗ سَيَنْصُرُنِىْ حَتّٰى يَبْلُغَ اَمْرِىْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَتَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰى يُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِهَا۔"

(لیکچر النور صفحہ ۶ بحوالہ تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۳۱۲)

ترجمہ:۔ میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا۔ یہاں تک کہ میرا کلام مشرق اور مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

اس کے معاً بعد تذکرہ میں یہ الہام درج ہے:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۱۲)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام کے پیغام کا مشرق کے آخری کناروں تک بھی پہنچنا مقدر تھا اور مغرب کے آخری کناروں تک بھی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور علیہ السلام کا پیغام جو آپ کے زمانہ مبارک میں ہی مشرق و مغرب میں پہنچنا شروع ہو گیا تھا آپ کے وصال کے بعد خلافت حقہ کے ذریعہ مشرق و مغرب میں منظم طور پر پہنچنا شروع ہوا اور بالخصوص خلافت ثانیہ کے دور میں زمین کے مشرقی اور مغربی کناروں تک جا پہنچا۔ اس وقت سے اسلام کی تبلیغ مشرق اور مغرب کے آخری سروں تک مسلسل پہنچ رہی ہے اور نئی وسعتوں سے ہمکنار ہوتی چلی آ رہی ہے۔ مشرقی اور مغربی ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام، مساجد کی تعمیر اور نہایت مخلص و فدائی جماعتوں کا وجود اس پر شاہد ناطق ہے۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کی اس عالمگیر آسمانی مہم میں خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان تبلیغی دوروں کو جو انہوں نے یورپ امریکہ اور افریقہ کے وسیع علاقوں کے فرمائے انقلاب انگیز اہمیت حاصل ہے۔ ان دوروں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دو اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے سات دوروں کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا سال گزشتہ کا دورہ شامل ہے۔ ان وسیع تبلیغی دوروں کے نتیجہ میں یہ آسمانی مہم نئی وسعتوں سے ہمکنار ہو کر ان علاقوں میں انقلاب عظیم کی نئی راہیں استوار کرنے کا موجب ہوئی ہے۔ ان دوروں کی وجہ سے نہ صرف نئی مسجدوں اور مشن ہاؤسوں نئے ہسپتالوں اور نئے سکولوں کی تعمیر عمل میں آئی اور دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید

باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ ممالک مشرق بعید

دلی جذبات کا اظہار

پھر ہوا ہے جادہ پیما اہل حق کا کارواں
بہر ارض شرق لے کر آسمانی ارمغاں

مورد انوار قرآں ہوں گے مشرق کے دیار
دست طاہر سے کھلے گا ایک بحر بیکراں

نعرۂ توحید سے نا آشنا تھی جو فضا
اس میں اب گونجے گی احمد کے غلاموں کی اذاں

اُن "کناروں" کو مبارک ہو جو تھے ترسے ہوئے
کاش وہ بھی دیکھ لیں روئے مسیحائے زماں

جاگ اٹھا ہے مقدر طالبان دید کا
ان میں ہے جلوہ نما سبط امام قدسیاں

ابر رحمت ہی رہے سایہ فگن شام و سحر
قافلہ سالار پر اے مالک ہر دو جہاں

اس سفر میں پے بہ پے ظاہر ہوں تیری قدرتیں
ہر قدم پر فضل باری، ہر قدم پر اک نشاں

اسود و احمر کریں اسلام کو دل سے قبول
پھیل جائے قریہ قریہ دین شاہ دو جہاں

رہتا ہے محو دعا شبیر اس دن کے لئے
جب خدا دکھلائے گا ہم کو نشان "کن فکاں"

(چوہدری شبیر احمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین ذریعہ تبلیغ کیا ہے؟

صحابہؓ کو قرآن نے خود آن پڑھ کہا ہے

مکرم عنایت اللہ زاہد صاحب - مربی سلسلہ احمدیہ گرمولہ درکاں - ضلع گوجرانوالہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلا چکے ہیں کہ ہر احمدی داعی الی اللہ بنے اور اس میں کوئی ایک بھی احمدی پیچھے نہ رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ضمن میں متعدد خطبات میں تبلیغ کے طریق اور ذرائع کی وضاحت فرمائی ہے۔ خاکسار بھی حصول ثواب کی خاطر اس موضوع پر اپنے حقیر خیالات عرض کرتا ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس زمانے میں تبلیغ کرنے کے لیے کیا ذرائع اختیار کیے جا سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک ارشاد ہے کہ ایک جگہ حضورؓ نے فرمایا ہے کہ

"باتیں بہت ہو چکیں اب عمل کرنے کا زمانہ ہے"

آیت کریمہ

ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال انني من المسلمین۔

پارہ ۲۴ آیت نمبر ۳۴ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بہترین مبلغ بننے کے لیے اعمال صالحہ کی شرط رکھی ہے۔ چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس زمانہ میں سب سے زیادہ مؤثر اور مقبول ذریعہ تبلیغ ایک احمدی کا اپنا نمونہ ہے جو وہ دوسروں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک احمدی زبانِ حال سے مبلغ بن جائے اس طریق پر نہ کوئی قدغن عائد ہو سکتی ہے نہ اعتراض کی گنجائش۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ ایک ایسا ذریعہ تبلیغ ہے جس سے زیادہ مؤثر ذریعہ تصور ہی نہیں کیا جا سکتا اور ہم میں سے ہر ایک اس کو اپنا سکتا ہے قرآن کریم نے بھی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ماننے والوں کا نقشہ اس رنگ میں کھینچا ہے کہ آپ کے ماننے والے اسی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں کہ دشمن سے دشمن بھی چہرہ دیکھ کر پکار اٹھتا ہے کہ یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ صادقوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور کاذبوں کے اور۔ پس ایسا عمل اور نمونہ ہو کہ دشمن بھی دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو کہ یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ پس چاہیے کہ ہر احمدی اس معیار کے مطابق اپنے اعمال میں ایک نمایاں تبدیلی اور امتیاز پیدا کرے کہ دیکھنے والا دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھے کہ چاہے جس مذہب کا بھی پیروکار ہے یہ جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اگر ایک شخص احمدی ہونے کے بعد اپنے اندر کوئی نمایاں تبدیلی پیدا نہیں کرتا تو اس کی مثال تو اس سانپ کی سی ہے جو کینچلی اتارنے کے بعد پھر سانپ کا سانپ ہی رہتا ہے۔ پس احمدیت کا لیبل لگا لینا نجات کے لیے کافی نہیں۔ بلکہ تب وہ احمدی ہوگا جب سچ مچ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارے گا اور خدا کے نزدیک مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوگا احمدیت نام ہے اس تبدیلی کا جس سے ایک انسان خدا نما انسان بن جاتا ہے۔ اس لیے ہر ایک احمدی کو ایک چلتا پھرتا مبلغ بننا ہوگا تب ہم باطل سے ٹکرا سکتے ہیں۔

مجھے اسلامی تاریخ کا ایک واقعہ یاد آ رہا ہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے وہ واقعہ کچھ یوں ہے کہ جنگ اُحد میں مسلمانوں کے ایک دستہ کی غلطی کی وجہ سے مسلمانوں کو بلکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جانی نقصان پہنچا۔ چنانچہ جب دشمن نے پلٹ کر اچانک اور شدید حملہ کیا تو مسلمان سنبھل نہ سکے اور ایک عارضی شکست کا سامنا ہوا۔ حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صرف چند صحابہ میدانِ جنگ میں ٹھہر سکے۔ صورت حال کچھ اس طرح تھی کہ دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا کہ کسی طرح نعوذ باللہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دے اور چند صحابہ بے چارے دیوانہ وار آپؐ پر اپنی جانیں نچھاور کر رہے تھے اور دشمن بارش کی طرح آپؐ پر تیر برسا رہے تھے اس دوران حضرت طلحہؓ بھی حضورؐ کی حفاظت کر رہے تھے اور دشمن کی طرف سے آنے والے تیر اپنے ہاتھوں پر لیتے اور حضورؐ کو بچاتے تھے اسی کوشش میں آپ کے دونوں بازو شل ہو گئے بلکہ بعض روایات میں آتا ہے کہ کٹ گئے۔

بعد میں کسی نے حضرت طلحہؓ سے پوچھا کہ چچا جس وقت آپ کو تیر لگتے تھے تو آپ کو درد نہیں ہوتا تھا۔ آپ نے جواب دیا کہ بیٹے درد کیوں نہیں ہوتا تھا لیکن میں جانتا تھا کہ آج میرے ہاتھوں کے پیچھے میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰؐ کا چہرہ ہے اگر میں نے درد محسوس کیا اور میرے منہ سے اُف کی آواز بھی نکل گئی تو میرا ہاتھ کانپ جائے گا اور تیر حضورؐ کو جا کر لگے گا اس لیے میں نے اپنے منہ سے اُف کی آواز بھی نہیں نکالی۔ یہ حال اُن عاشقانِ رسولؐ کا تھا کہ اپنی جانیں آپؐ پر قربان کرتے ہیں اور اپنے منہ سے اُف کی آواز بھی نہیں نکالتے کہ ہمارا ہاتھ نہ کانپ جائے اور تیر حضورؐ کو نہ لگ جائے۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا ہوگا کہ آج ہمارے پیچھے اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فداہ ابی وامی کا چہرہ ہے اگر آج ہم نے اپنے اعمال میں کمزوری دکھائی تو دشمن اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰؐ پر اعتراض کا تیر چلائے گا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اپنی جان، مال، عزت حتیٰ کہ اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے مگر اسلام اور اپنے پیارے آقا کی عظمت پر حرف نہیں آنے دیں گے کیونکہ ہم بھی اسی کے ماننے والے ہیں اور مسیح محمدی کے حواری ہیں جس نے یہ نعرہ بلند کیا کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہم میں سے ہر احمدی کا یہ نعرہ ہونا چاہیے اس لیے کہ آج پھر حضرت طلحہؓ کا واقعہ ہمارے سامنے دوہرایا جا رہا ہے جس طرح انہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہیں کی اور اسی خوف سے کہ تیر حضورؐ کو نہ لگ جائے اپنے منہ سے اُف کی آواز بھی نہیں نکالی۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم ہر وہ تیر جو دشمن کی طرف سے اسلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلایا جائے وہ ہم اپنے سینوں پر لیں اور اسلام اور اپنی جان سے پیارے آقا کی حفاظت کریں

اگرچہ دشمن آج ظاہری تیر نہیں چلاتا لیکن اعتراضات کے تیر تو آج بھی اسی طرح چلا رہا ہے اور اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ اور میری آنکھوں کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام امیدوں سے محروم کر دیا جاؤں اور تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر میرے لیے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول کریمؐ پر ایسے ناپاک حملے کیے جائیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

بہت سے ایسے احمدی نوجوان ہوں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ کاش انہیں جنگ اُحد میں قربانی کرنے کا موقعہ مل جاتا۔ لیکن اے عزیزو اور بزرگو! مسیح محمدی نے تو بتایا ہے کہ اب مادی اسلحہ سے جنگ نہیں ہوگی بلکہ اسلام کے دشمن کے ساتھ اب دلائل و براہین کی جنگ لڑی جائے گی۔ پس آج بھی بدر و اُحد کے معرکے دشمن سے لڑے جا رہے ہیں اور باطل اپنی تمام تر قوتوں سے حق کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ آج بھی مسیح محمدی کے حواریوں اور اسلام کے سپاہیوں کی ضرورت ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور موقع کی مناسبت سے اس جہاد کبیر میں شامل ہو جائیں۔

دشمن گندے اعتراضات کے تیر آج بھی اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلا رہا ہے اور ہم میں سے ہر ایک احمدی کو اسلام اور اپنے محبوب آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اپنی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہے ان کی حفاظت کے لیے اگر ہمیں ایک جان تو کیا ہزار بار بھی قربان ہونا پڑا تو ہم قربان ہو جائیں گے اور اپنا سب کچھ اس راہ میں قربان کر دیں گے مگر اسلام اور محمد مصطفےٰؐ کی عظمت پر حرف نہ آنے دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس ہم میں سے ہر ایک احمدی جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں عاشقِ رسولؐ ہوں اگر وہ دشمن کے ان اعتراضات کا جواب نہیں دے سکتا جو حضورؐ پر ہوتے ہیں تو اس کا عاشقِ رسول ہونے کا دعویٰ کس طرح سچا ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ جیسا کہ اوپر میں نے عاشقانِ رسولؐ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ کس طرح اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اپنے اس محبوب آقاؐ کی حفاظت کرتے تھے ہر احمدی کو چاہیے کہ وہ بھی مسیح موعودؑ کی کتب کا بکثرت اور بغور مطالعہ کرے اور دلائل و براہین کا اسلحہ جمع کرے تاکہ ہر محاذِ جنگ پر وہ دشمن کا مقابلہ کر سکے۔

پس اے احمدی نوجوانو آگے بڑھو اور عشقِ رسولؐ کا ثبوت دو۔ کیونکہ یہ دور زبانِ حال سے اس بات کا تقاضہ کر رہا ہے کہ آج اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی جائے۔ اس کے لیے ایک احمدی کو ضروری ہے کہ وہ قرآنی معیار کے مطابق مبلغ بنے اور ایک طرف تو وہ اپنے اعمال میں خوبصورتی اور بہتری پیدا کرے اور دوسری طرف علم حاصل کرے تاکہ جس جگہ بھی موقع ملے وہ اسلام اور احمدیت کی حقانیت ثابت کر سکے۔

آخر میں میں ایک ضروری بات کی طرف توجہ دلا کر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بعض احمدی یہ عذر کرتے ہیں کہ ہم عالم نہیں ہیں ہم کس طرح تبلیغ کریں تو اس سلسلہ میں

(باقی صفحہ ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں کی مایہ سمیٹ کر بھی شکم تمہارے بھرے نہیں ہیں

۱۹۶۷ء میں اپنے دورۂ یورپ میں وائٹز ورتھ ہال لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت اہم لیکچر "امن کا پیغام اور ایک حرفِ انتباہ" کے عنوان سے دیا تھا جس میں حضور رحمہ اللہ نے خدائی پیشگوئیوں کے موجب آنے والی عالمگیر تباہی کے ہولناک نظاروں پر روشنی ڈال کر اس تباہی سے محفوظ رہنے کا واحد ذریعہ یعنی اسلام کا صلح کن پیغام تفصیلی طور پر ان تک پہنچایا تھا اور انہیں انتباہ کیا تھا کہ ابھی وقت ہے کہ وہ اسلام کے روحانی قلعہ میں محفوظ ہو کر اس تباہی سے اپنے آپ کو بچالیں۔

اسی طرح ۱۹۸۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء کو سوئٹزرلینڈ کے شہر زیورک کے نووا پارک ہوٹل میں نوع انسانی کے مستقبل کے متعلق وہاں کے دانشوروں سے انگریزی میں معرکہ آراء خطاب میں فرمایا تھا کہ آج نوعِ انسانی خود اپنے ہی ہاتھوں لائی ہوئی تباہی کی طرف تیزی سے بڑھتی جارہی ہے لیکن ابھی وقت ہے کہ دنیا کی تمام قومیں اس عالمگیر تباہی سے اپنا بچاؤ کرلیں۔ جس کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ نوع انسانی اپنی تمام بداعمالیوں سے توبہ کرکے اپنے خالق کی طرف رجوع کرے اور پورے خلوص سے ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے زندہ تعلق قائم کرلے۔ ذیل کی نظم میں انہی دو لیکچروں کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے ——— خاکسار محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ

دیارِ مغرب میں بسنے والو! خدائے واحد سے لَو لگا لو
ہے وقت اب بھی کہ گامزن ہو کے راہِ حق پر اُسے منا لو

نہیں کوئی اسکو جتنے والا کسی کو اُس نے جنا نہیں ہے
کوئی زمیں پر یا آسمانوں میں اُس کا بیٹا بنا نہیں ہے

بھڑک اٹھا اُس کا قہر جس دن تمہارے ایوان پھونک دیگا
تمہیں خبردار کر رہا ہوں، وہ آگ میں تم کو جھونک دیگا

تمہاری سب مشکلات کا حل رسولِ یثرب کے دین میں ہے
تمہاری بیماریوں کا درماں اُسی کی شرعِ متین میں ہے

پہنچ چکے ہو اگرچہ تم اُڑ کے آسمانوں کی بستیوں میں
مگر وہاں سے بھی ایک دن آگرو گے دھرتی پستیوں میں

جہاں کی مایہ سمیٹ کر بھی شکم تمہارے بھرے نہیں ہیں
ہے کھوٹ ہی کھوٹ نیتوں میں تمہارے وعدے کھرے نہیں ہیں

ڈرو خدا سے کبھی نہ اتراؤ اپنے سامانِ حرب پر تم،
لرز اُٹھو گے بس ایک ہی سوطِ آسمانی کی ضرب پر تم

یہ اسلحہ کے بھی ذخیرے، سمندروں میں یہ بحریئیں
کہیں نہ خود تم کو سب سے پہلے تمہارے ہاتھوں ہی ختم کردیں

جو مجھ سے پوچھو تو میں بتادوں جہاں میں کیا انقلاب ہوگا
عروجِ قسمت میں کس کی لکھا ہے کون اب کامیاب ہوگا

میں دیکھتا ہوں زمانہ اب راستی کے سانچوں میں ڈھل رہا ہے
نئے تقاضوں کے زیرِ داماں مزاجِ انساں سنبھل رہا ہے

یہ دَور اب عنقریب اسلام کے تمدن کا دَور ہوگا
بلند و بالا جہاں میں قرآنِ صاحبِ غارِ ثور ہوگا

شکست دیں گے اب اہلِ باطل کو تو نہالانِ احمدیت
صلیبیوں کا غرور توڑیں گے نوجوانانِ احمدیت

نظامِ عالم پہ پھر محمد کے دین کا اقتدار ہوگا
اٹھیں گے حُسنِ ازل سے پردے اور عام دیدارِ یار ہوگا

رسولِ بطحا کے فیض سے مستفیض سارا جہان ہوگا
نئی زمیں ہوگی پھر یہاں اور نیا ہی اک آسمان ہوگا

کئے تھے وعدے جو حق نے ارضِ حرم میں سردارِ دو جہاں سے
وہ کردیئے ہیں اب اُس نے پورے مجدد و مہدیٔ زماں سے

میں عاشقِ دینِ مصطفےٰ ہوں، ہے اُس کی تبلیغ کام میرا
سخنورو! کس طرف ہو آؤ، سنو یہ دلکش کلام میرا

بقیہ:- بہترین ذریعۂ تبلیغ

بھی میں عرض کیے دیتا ہوں کہ صحابہ کرام کی مثال ان کے سامنے ہے۔ وہ کس جامعہ یا یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے کہ وہ دن رات تبلیغ کرتے تھے نہ صرف تبلیغ کرتے تھے بلکہ ان کی زبانوں میں اثر بھی تھا۔ اور بہت سے لوگ اسلام قبول کرتے تھے۔ یہ سب کیوں تھا اس لیے کہ وہ قرآنی معیار کے مطابق مبلغ تھے ان میں سے اکثر ان پڑھ تھے اور قرآن کریم نے خود انہیں اُمّی کہا ہے لیکن اس کے باوجود وہ بہترین مبلغ تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کے قول اور فعل میں تضاد نہیں تھا وہ اپنے دعویٰ کے ساتھ اعمال صالحہ بھی بجا لاتے تھے اور خدا کے حضور جھکتے تھے جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ان کی زبان اور کلام میں حیرت انگیز اثر رکھ دیا تھا۔

پس میں اپنے ایسے بھائیوں اور بزرگوں سے گزارش کرونگا کہ وہ اگر اور کچھ نہیں کرسکتے تو وہ خدا کے حضور جھک تو سکتے ہیں وہ خدا کے حضور جھکیں اور گڑگڑائیں اور اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کریں کہ اے خدا تو فلاں فلاں کو ہدایت دے اور دعا کریں کہ اے خدا اگر میں اس کو مسکت جواب نہیں دے سکتا تو تو خود اس کا دل بدل دے کہ تو دلوں کو پل بھر میں بدل دینے والا ہے۔

پھر اگر اور باتیں کسی احمدی کو معلوم نہیں تو وہ کم از کم ہر شخص تک یہ پیغام تو پہنچا سکتا ہے کہ وہ امام مہدی اور وہ مسیح محمدی جس کے انتظار میں اُمتِ مسلمہ کے سینکڑوں اولیاء اللہ حسرت سے اس دنیا سے گزر گئے کہ اے کاش ہم اس کو دیکھتے اور اس تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاتے وہ آچکا ہے اور

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

پس اس وقت ہم میں سے ہر احمدی کو اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جہادِ کبیر میں شامل ہونا چاہیئے اور خدا کے حضور جھکنا چاہیئے کہ اے خدا تو ہماری بات میں اثر پیدا کر اور دشمن کی ہر تدبیر کو ناکام کر اور ہدایت قبول کرنے کی انکو توفیق عطا فرما آمین۔ اور ہر ایک احمدی کے دل سے یہ ہوک اٹھنی چاہیئے کہ اے قادر خدا تو جلد وہ دن لا کہ دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسولؐ کی فتح ہو اور ساری دنیا ایک دفعہ پھر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں سے آلپٹے۔ اور اپنے پیارے رسول کی شفاعت سے نجات پاجاوے آمین۔

بقیہ: سنگِ بنیاد

خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

——— بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اس کے بعد واپس تشریف لے گئے۔

زیر تعمیر عمارت کا مسقف رقبہ ۲۷۲۰ مربع فٹ ہے۔ اس میں کل چھ بلاکس ہوں گے جس میں مقامات کی سماعت کے لئے دو کمرے ہوں گے۔ ریکارڈ روم ہوگا۔ لائبریری ہوگی۔ دفتر ہوگا۔ اس کے علاوہ دو انتظار گاہیں ہونگی۔ ایک مردوں اور ایک عورتوں کے لئے۔ اور ایک کمرہ استقبالیہ شامل ہوں گے۔ اس عمارت کا نقشہ محترم ملک شفیق احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کے زیر اہتمام تیار کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحبؒ کی سحر طراز خطابت

محترم قیس بنائی صاحب نجیب آبادی۔ کراچی

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی وفات حسرت آیات جماعت احمدیہ کے لئے ایک عظیم صدمہ کا باعث ہوئی۔ خاکسار جن دنوں جماعت احمدیہ کراچی کا سیکرٹری تبلیغ تھا۔ مولانا موصوف کراچی میں بطور مبلغ تشریف لائے۔ کراچی میں جس لگن کے ساتھ مولوی صاحب مرحوم نے کام کیا۔ اس کا اثر آج تک احمدی اور غیر از جماعت دوستوں میں قائم ہے میں جس محلہ میں رہتا تھا اس علاقہ میں سیرت النبیؐ کے جلسہ کے لئے محلہ کے لوگ چندہ کے لئے آئے خاکسار نے اپنی حیثیت سے کچھ بڑھ کر ہی چندہ پیش کر دیا اور عرض کیا کہ ہماری جماعت کے مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بھی تقریر رکھ لیں تو عنایت ہوگی وہ کہنے لگے کہ فنڈ میں گنجائش نہیں ہے۔ جتنے علماء و مقررین کو ہم نے دعوت دی ہے ان کے نذرانہ کی رقم بھی ابھی پوری نہیں ہوئی۔ میں نے پوچھا کتنا کتنا نذرانہ آپ اُن کو دیں گے کہنے لگے حیثیت کے مطابق کسی نے تین سو کسی نے ایک ہزار کسی نے پانچ سو کا مطالبہ کیا ہے۔ اور بعض کو سو سو روپے پر ہی راضی کر لیا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ ہمارے مولوی صاحب کو کوئی نذرانہ دینا نہیں پڑے گا۔ ان کو لانے کے لئے سواری بھی درکار نہ ہوگی۔ بس آپ منظور کریں تو وہ خود ہی وقت پر پہنچ جائیں گے وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور مولوی صاحب کی تقریر منظور کر لی۔ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے کہ ہمارے مولوی صاحب کی تقریر سب کے آخر میں رکھیں۔ چنانچہ تیسرے روز ہمارے فلیٹ کے قریب جلسہ سیرت النبیؐ ہوا تمام علماء اور مقررین کی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ کی تقریر سے قبل خاکسار نے اپنی نعت جس کی ردیف صلے اللہ علیہ وسلم ہے ترنم سے سنائی۔ بعد ازاں حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب نے حضرت اقدس خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو شاندار مدلل اور مفقع تقریر کی اس کی لذت سے مقررین بھی محظوظ ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور درمیان میں بعض علماء نے مشاعروں کے داد کی طرح داد و پیش سے مولوی صاحب کی تقریر کو سراہا اور کافی عرصہ تک مجھے مبارکباد دیتے رہے۔ کہ آپ نے اپنے مولوی صاحب کی تقریر کرا کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح مقام ذہن نشین کرا دیا۔ بعض تعلیم یافتہ لوگوں نے تو یہاں تک کہا کہ نواب بہادر یار جنگ مرحوم سے بھی زیادہ پُر تاثیر اور شوکتِ الفاظ سے مزین تقریر تھی۔ خاکسار نے عرض کیا کہ مولوی صاحب مرحوم کی تقریروں کی بڑی کامیابی کا راز اصل میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے تحریر فرمودہ بے شمار فقرے تھے۔ جو حضرت مہدی علیہ السلام نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کئے۔ مولوی صاحب مرحوم نے ان بہت سے پُر شوکت فقروں سے اپنی تقاریر کو مزین کر کے تقریروں کا رنگ ہی بدل کر رکھ دیا۔ مولوی صاحب مرحوم کو اکثر لوگ صرف مولانا شوکت علی محمد علی جوہر جیسے قوم و ملک کے بہادر خادموں کے بھتیجا کی حیثیت سے جانتے تھے مگر بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں کہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نواب عبدالعلی خان وزیر دربار نجیب آباد کے حقیقی پوتے تھے۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے جو کہ محمد صدیق صاحب کا پوتا اور محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امیر و مشنری انچارج نائیجیریا کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام "مبشر احمد طارق" تجویز فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کو نیک سیرت اور خادمِ دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا کرے۔ آمین!

(محمد رشید احمد قائد مجلس متصل لیڈیز مشن ہسپتال نارووال ضلع سیالکوٹ)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ جون ۱۹۸۳ء کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "محمد سلیمان" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد منیر صاحب کا پوتا۔ مکرم اشفاق احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی درازی عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمد انور۔ قائد علاقہ ملتان۔ ریلوے روڈ۔ دنیا پور ضلع ملتان)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

کی وسیع پیمانہ پر اشاعت ممکن ہوئی بلکہ اطراف و جوانب عالم میں اسلام کا اس قدر وسعت کے ساتھ چرچا ہوا کہ دنیا بھر کے اخبارات، ریڈیو اور ٹیلیویژن سٹیشن ان اذکارِ مقدس سے گونج اٹھے اور بلا مبالغہ کروڑوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا اور ہر قوم اور ہر ملک کی سعید روحیں اسلام کی طرف کھچی چلی آئیں۔ بالخصوص گزشتہ سال سپین کی سرزمین میں سینکڑوں سال بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں پہلی مسجد کے افتتاح پر پوری دنیا میں تہلکہ مچے بغیر نہ رہا۔

اب اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشرقی بعید کے بعض ملکوں کے تبلیغی دورہ پر ۲۲ اگست ۱۹۸۳ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے ہیں۔ اس دورہ کو کئی لحاظ سے تاریخ ساز اہمیت حاصل ہے۔ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ۱۹۲۴ء کا سفر یورپ خلیفۃ المسیح کا پہلا دورۂ مغرب تھا اور جس کے نتیجہ میں یورپ، امریکہ اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کی نئی راہیں کھلیں اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے خلیفۃ المسیح ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تاریخ احمدیت میں پہلی بار مشرقی ممالک کے تبلیغی دورہ پر روانہ ہونے کی غیر معمولی سعادت بخشی ہے۔ اگرچہ ملیشیا، انڈونیشیا، بورنیو، سنگاپور، جاپان، فلپائن، جزائر فجی اور آسٹریلیا میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ اور بعض ممالک میں مضبوط احمدیہ مشن تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں لیکن ابھی تک وہاں کے باشندے کسی خلیفۂ وقت کی زیارت اور اس کے فیوض و برکات سے براہِ راست مستفیض ہونے کی سعادت سے محروم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقدیرِ خاص کے ماتحت ان کی اس محرومی اور تشنگی کو دور کرنے کے لئے ایسے سامان کئے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ اس پہلے دورہ مشرق میں ممالک شرق میں سے سنگاپور، جزائر فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا تشریف لے جا رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز حضور کے اس پہلے دورۂ مشرق کے نتیجہ میں تمام مشرقی ممالک میں تبلیغ اسلام کی نئی راہیں استوار ہونگی اور ان ممالک میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہو کر انہیں اسلام کے قریب تر لانے کا موجب ثابت ہوگی۔

اس تاریخ ساز دورۂ مشرق کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ اگرچہ آسٹریلیا کے براعظم میں جماعت احمدیہ عرصہ سے قائم ہے لیکن دنیا کے تمام براعظموں میں سے صرف یہی ایک براعظم ایسا ہے جہاں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ مشن نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ اپنے اس دورہ میں براعظم آسٹریلیا میں پہلے احمدیہ مشن اور مسجد کا سنگِ بنیاد رکھیں گے اور اس طرح اس براعظم میں بھی منظم تبلیغ اسلام کی راہ ہموار ہو کر اسے بھی بالآخر منور کرنے کا موجب ہوگی۔

اس تاریخ ساز دورۂ مشرق کے ضمن میں جملہ احباب جماعت جن کے امام کی حیثیت میں حضور یہ دورہ فرما رہے ہیں یہ اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس دورے کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصی دعائیں کریں۔ کیونکہ غلبۂ اسلام کے مقصد میں ہماری تمام تر کامیابی کا اصل دارومدار تدبیر پر نہیں بلکہ دعا پر ہے۔ ان ایام میں احباب خاص توجہ اور تضرع کے ساتھ یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ حضور کی زبان و بیان میں غیر معمولی برکت ڈالے اور اس دورہ میں اس انقلابِ عظیم کی راہ جسے دیکھنے کے لئے ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں اس شان سے ہموار ہو کہ مشرقی ممالک کے باشندے اسلام کی طرف دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اسلام کے جھنڈے تلے دینِ واحد پر جمع ہوں اور یہ مغرب اور مشرق کرۂ ارض کی تمام اطراف اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیں اور خدا تعالیٰ کی یہ بشارت اپنی تمام شان کے ساتھ پوری ہو کہ:

اَنَّهٗ سَيَنْصُرُنِيْ حَتّٰى يَبْلُغَ اَمْرِيْ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَ تَتَمَوَّجُ بُحُوْرُ الْحَقِّ حَتّٰى يُعْجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِهَا۔

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دُکھ آرام دو"

(حضرت اقدس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے لجنات

بابت لازمی چندہ جات

(قسط نمبر ۱)

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا مالی سال اکتوبر ۱۹۸۲ء سے شروع ہو کر ماہ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے باوجود بار بار کی یاد دہانی کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ایک پیسہ بھی چندہ ممبری لجنہ اجتماع لجنہ۔ ناصرات ممبری۔ اجتماع ناصرات۔ خدمتِ خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی نادہند لجنات خصوصی توجہ فرما کر جلد از جلد اپنے چندہ جات ماہ ستمبر کے پہلے ہفتہ تک پہنچا دیں۔ تاکہ اس سال کے حساب میں ان کا چندہ شامل ہو سکے۔ شکریہ

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جھنگ:۔ ٹھٹھہ سندرانہ، عثمان والا۔ شورکوٹ کینٹ۔ چک ۴۹۷۔ جھنگ شہر نئی لجنہ سندر۔ چک ۷۷ گھ۔ چک ۴۴۲ ج ب۔

ضلع فیصل آباد: چک ۲۷ کلاں۔ چک ۵۷ گھیالہ۔ چک ۴۶ اکھبوہ۔ چک ۱۲۵ لدھڑ چک ۱۰۹۔ چک ۶۰ شہباز پور۔ چک ۳۰ ج ب چک ۲۳۳ ر ب چک ۵۲۸ گ ب۔ چک ۲۰۰ گ ب۔ چک ۲۰۳ گ ب چک ۸۶ ج ب چک ۵۲ گ ب چک ۳۸۸ گ ب۔ تاندلیانوالہ۔ چک ۲۶۱ اودھوانی۔ چک ۱۳۲ گ ب چک ۱۳۹ ر ب گھن چک ۱۲۶ ر ب پہاڑنگ۔ چک ۱۰۷ ر ب شرقی۔ چک ۲۶۶ صابوآنہ چک ۱۲۷ گ ب۔ چک ۱۰۵ گ ب چک ۴۷۱ گ ب

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ چک ۴۱۶ ج ب، چک ۲۵۲ ج ب چک ۴۳۰ اعادہ۔

ضلع گجرات:۔ چک نمبر ۲۰۔ بوریانوالی۔

ضلع سرگودھا:۔ چک ۴۶ ش۔ چک ۱۳۲ شمالی۔ چک ۱۰۸ جنوبی چک ۱۲۴ جنوبی دودھہ۔ چک ۲۴ ج۔ چک ۸۳ ج رکھ چراگاہ۔ ساہیوال۔

ضلع خوشاب:۔ چک ۳۹ T.D.A

ضلع ملتان:۔ سرائے سدھو۔ دُنیاپور۔ آمین پور۔

ضلع وہاڑی:۔ چک ۱۹ B۔ W چک ۲۶۳ E.B چک ۳۴۹ E.B

ضلع گوجرانوالہ:۔ تویسکی۔ بھڑی چھٹہ۔ دلاور چیمہ۔ قیام پور ورکاں۔ کوٹ مرزا جانے کوٹ شاہ عالم۔ کوٹ سنیرا۔ منڈیالہ ورڑاچ۔ نوشہرہ ورکاں۔ جلہن۔ ککہ کالو۔ جانکے چھٹہ اودھوالی۔ گوندلانوالہ۔ موہن پور ڈوگراں۔ سوھاواں ڈھلواں۔ نوٹکے۔ منصور والی پیراتے کی۔ جھنانوالی۔ ٹھٹھہ راجیاں۔ چھنی جاناں۔ چک پاکھر۔ بیڈ خانکی۔ رسولنگر چک بٹھاں۔

ضلع ساہیوال:۔ چک ۳۹۔ ۱۲ ایل۔ قبولہ۔ چک ۹۹/۶ آر

ضلع اوکاڑہ:۔ چک ۲۲ جی بی

ضلع سیالکوٹ:۔ اونج جہ۔ ککھانوالی۔ رامبڑھ۔ جنڈوسابی۔ میاں والی بنگلہ پوپلے مہاراں۔ لوہاں۔ تنگل اندھیر والا۔ ظفروال۔ گوئندکے۔ بن باجرہ۔ دُوہلم کاہلواں مرل۔ ملیانوالہ۔ جامکے چیمہ۔

ضلع شیخوپورہ: شاہ مسکین۔ نواں کوٹ۔ بھوئیوال۔

امرائے کرام و مربیان سلسلہ توجہ فرمائیں

جملہ امرائے کرام و مربیان سلسلہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں یا جماعتوں میں جہاں بھی ضرورت محسوس کرتے ہوں کہ ان کے ہاں وقفِ عارضی کے وفود بھجوائے جائیں وہ مہربانی کر کے ایسی جماعتوں کے بارے میں نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن۔ وقفِ عارضی) کو بمعہ پتہ جات اطلاع دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق ایسے تمام مطالبات کو نوٹ کر کے ایسی جماعتوں میں انشاء اللہ تعالیٰ واقفین عارضی کے وفود بھجوائے جائیں گے۔ (وباللہ التوفیق)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

مختصر جائزہ کارگزاری ناصرات الاحمدیہ

از اپریل تا جون ۱۹۸۳ء

سہ ماہی زیر رپورٹ میں ناصرات کی ۷۷ مجالس سے رپورٹیں آئیں۔ چنیوٹ۔ گجرات شہر سرگودھا شہر، پشاور۔ نواب شاہ اور کوئٹہ سے ایک بھی رپورٹ نہیں آئی۔ ضلع میں بیداری کے لحاظ سے ضلع گوجرانوالہ کی مجالس سب سے آگے ہیں۔ پھر دوم ضلع شیخوپورہ، گجرات اور سیالکوٹ تیسرے نمبر پر ضلع لاہور اور ضلع جھنگ ہیں۔

ناصرات کا لائحہ عمل برائے سال ۸۴-۸۳ء کسی قدر تبدیلی کے ساتھ مرتب کیا گیا۔

مارشیس کی سیکرٹری صاحبہ ناصرات نے اپریل اور مئی کی مفصل رپورٹیں ارسال کیں۔

شہری مجالس میں:۔ ربوہ اوّل، شہر لاہور دوم، گوجرانوالہ شہر سوم، شیخوپورہ اور ڈیرہ غازی خان چہارم ہیں۔

قصبات:۔ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین اور ٹیکسلا اوّل۔ چوہڑکانہ دوم اور کھاریاں سوم ہیں۔

دیہاتی مجالس: محمود آباد فارم اوّل۔ چک منگلا ضلع سرگودھا دوم۔ احمد نگر ضلع جھنگ سوم۔ بھوڑو چک ضلع شیخوپورہ چہارم

اس کے علاوہ راولپنڈی، سیالکوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سانگھڑ اور جہلم کی کارگزاری کسی قدر بہتر ہے۔ بہتر ہو رہی ہے۔ دیہاتوں میں کرتو ضلع شیخوپورہ، شرق پور خورد ضلع لاہور، چک ۳۷۳/E.B ضلع ساہیوال کا کام بھی اچھا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مثالی وقارِ عمل ——— ۲۶ اگست ۱۹۸۳ء

۲۶ اگست بروز جمعۃ المبارک سہ ماہی چہارم کے مثالی وقارِ عمل کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دیں

۱۔ تمام اطفال کو اس وقارِ عمل میں شامل کریں۔

۲۔ مناسب جگہ پر وقارِ عمل کریں۔

۳۔ مطلوبہ سامان کا پہلے سے ہی انتظام کریں۔

۴۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر مثالی وقارِ عمل کی تفصیلی رپورٹ الگ کاغذ پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(سیکرٹری وقارِ عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام مینیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔ نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے کیونکہ بینک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

بیرون پاکستان کے احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

اکثر احباب جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں وہ اپنی رقوم بینک ڈرافٹ یا براہِ راست بینک کے ذریعہ بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی رقم کسی بھی ذریعہ سے الفضل کو بھجوائیں تو ازراہِ کرم اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اس کی اطلاع دفتر الفضل کو بھی کر دیا کریں تاکہ جلد سے جلد تعمیل کی جا سکے ورنہ بصورتِ دیگر تاخیر ضرور ہو جائے گی۔

امید ہے کہ تمام احباب اس بارہ میں دفتر الفضل سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے اور ان کو جلد سے جلد اخبار ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خواہ مخواہ کی تاخیر نہیں ہوگی۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت امام کے سلسلے میں حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب کا رویہ نہایت قابلِ تعریف تھا

حضرت مولانا عبدالمالک خانصاحب کی وفات پر کارکنان اصلاح وارشاد کا اظہار تعزیت

نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کے تمام عہدیداران، مربیان اور کارکنان اپنے نہایت ہی مشفق و مہربان بزرگ ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب کی اچانک وفات پر اشکبار آنکھوں اور انتہائی غمگین دل کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو اپنے فضل سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ کر جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور آپ کے تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ نیز آپ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولانا صاحب موصوف جماعت احمدیہ کے بہت بڑے عالم اور عظیم مقرر تھے۔ اطاعتِ امام میں آپ کا رویہ نہایت درجہ قابل تعریف تھا۔ آپ معزز خاندان کی معزز اور موثر شخصیت تھے آپ صاحب کشف و الہام اور مستجاب الدعوات تھے انہوں نے حصولِ تعلیم کے بعد ۳۵ء میں دینی خدمات کا آغاز کیا اور نصف صدی کے قریب آخری دم تک انتہائی محنت، وفاداری اور اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمات اور اہم ذمہ داریوں کو سرانجام دیا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

مولانا مرحوم تحریک خلافت میں حصہ لینے والے برصغیر کے مشہور سیاسی رہنما مولانا محمد علی صاحب جوہر کے حقیقی بھتیجے اور ان کے بڑے بھائی مولانا ذوالفقار علی خان صاحب گوہر کے فرزندِ ارجمند تھے۔ ۲۵ نومبر ۱۹۱۱ء کو رام پور میں پیدا ہوئے۔ نو سال کی عمر میں آپ قادیان آ گئے۔ مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کی۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے دو سال مبلغین کلاس میں رہے اور کامیابی حاصل کر کے میدانِ تبلیغ میں عملی دینی خدمت کا آغاز کیا اور ہندوپاکستان کے مختلف شہروں میں تبلیغ کا کام سرانجام دینے کی سعادت پائی۔

تقسیم ملک کے بعد پہلے لاہور میں ۸ ماہ اور پھر کراچی میں لمبا عرصہ بطور مربی کام کیا۔ کراچی میں آپ کے درس قرآن اور خطباتِ جمعہ بہت مقبول تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کو سراہتے ہوئے آپ کو کراچی کے رئیس التبلیغ کا خطاب عطا فرمایا۔

۱۹۶۱ء میں آپ مغربی افریقہ کے ملک غانا میں بغرض تبلیغ تشریف لے گئے جہاں پر آپ نے تین سال تک کام کر کے سینکڑوں افراد کو حلقہ بگوش اسلام کیا۔ آپ کی زیرِ نگرانی کماسی شہر میں مشن ہاؤس تعمیر ہوا۔ وہاں سے واپسی پر پھر کراچی میں ہی تقرری ہوئی اور ۱۹۷۰ء تک وہاں خدمات ادا کرتے رہے جبکہ آپ کو مرکز میں بلا لیا گیا۔

پہلے آٹھ ماہ تک آپ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۷۱ء میں ناظر اصلاح و ارشاد بنا دیئے گئے۔ اور اس عہدہ جلیلہ پر آپ زندگی کے آخری سانس تک خدمات بجا لاتے رہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر سینکڑوں زائرین کے اجتماعات میں سوالات کے نہایت عمدہ جوابات دیتے اور جماعتوں میں بار بار محافل سوال و جواب میں آپ کو بلایا جاتا جن میں شریک ہو کر نہایت عمدگی سے سائلین کے جوابات دیتے۔ اس سلسلہ میں آپ کو خدا کے فضل سے خاص ملکہ حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آواز بھی بہت بلند عطا فرمائی تھی۔

مولانا صاحب مرحوم کی وفات ایک جماعتی سانحہ ہے۔ اس موقع پر ہم اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم مولانا صاحب کی بیگم صاحبہ، آپ کے برادرِ اکبر مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب، آپ کے تینوں داماد مکرم قریشی لطیف احمد صاحب ربوہ، مکرم ڈاکٹر صالح محمد الدین صاحب حیدرآباد دکن اور ڈاکٹر سرفراز علی صاحب سمرسٹ انگلستان، نیز آپ کے بچگان مکرم عبدالرب انور محمود خان صاحب امریکہ، محترمہ فرحت صاحبہ حیدرآباد دکن، محترمہ شوکت گوہر صاحبہ ربوہ، محترمہ ڈاکٹر نصرت جہاں علی صاحبہ انگلستان اور محترمہ امۃ الحی فضیلت صاحبہ ربوہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

خاکساران

(جملہ کارکنان نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- میری اہلیہ محترمہ کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اب صحت یاب ہو رہی ہیں۔
  (سیف اللہ خان خالد۔ ڈیرہ غازی خان)
- میرا بچہ عزیز دبیر احمد تعلیم القرآن کلاس سے واپسی پر بیمار ہے۔ کمزور ہو گیا ہے۔ نیز میری ہمشیرہ صاحبہ لاہور کا بچہ عزیز وحید احمد کچھ عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔
  (قریشی بشیر احمد محکمہ زراعت گوہد پور ضلع سیالکوٹ)
- میرے والد صاحب کے جسم کا پایاں حصہ بیماری کی وجہ سے متاثر ہے۔ ٹانگ اور بازو نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب نسبتاً افاقہ ہو رہا ہے
  (منزہ خانم دارالیمن غربی۔ ربوہ)
- میرے ماموں کا آپریشن کے ذریعہ گردہ نکال دیا گیا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ چلا بھی نہیں جاتا۔ (فہیم احمد۔ دھوبی گھاٹ فیصل آباد)
- خاکسار چند گھریلو مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔
  (ظفر احمد وینس نصیر آباد ربوہ)
- عزیزم شمس ضیاء ندیم ابن مکرم منصور احمد صاحب کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ عزیز مکرم خدا بخش صاحب صدر جماعت کوٹ قیصرانی کے پوتے ہیں نیز مکرم محمد صادق ہاشمی صاحب بھی بیمار ہیں۔ (شمس مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان)
- میرے بیٹے عمر وقاص کو چند دنوں سے بخار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔
  (محمد اشرف کارکن الفضل ربوہ)

قارئین کرام سے ان سب دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

الفضل کی قلمی معاونت آپکا اولین فرض ہے۔ (ایڈیٹر)

یوم آزادی کی تقاریب

ربوہ:۔ "یوم آزادی" ۱۴ اگست ۱۹۸۳ء کی تقاریب میں فعال حصہ لینے کی غرض سے مجلس منتظمہ کرکٹ نے اس روز ایک خاص کرکٹ میچ کا اہتمام کیا جس میں ربوہ کے مختلف محلہ جات کے بہترین کھلاڑیوں پر مشتمل دو متوازن ٹیمیں بنائی گئیں "ٹیم اے" کے کپتان عبدالحمید رامہ اور "ٹیم بی" کے کپتان خواجہ نصیر احمد مقرر ہوئے۔ ٹیم بی جیت گئی۔ چالیس چالیس اوورز کے اس مقابلہ کو مسجد اقصیٰ والی گراؤنڈ میں شائقین کی ایک بڑی تعداد نے دیکھا۔ دونوں طرف کے کھلاڑیوں نے عمدہ کھیل کا مظاہرہ کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔

۵½ بجے شام محترم چوہدری عبدالمجید صاحب گوندل آر۔ ایم بطور مہمان خصوصی کھیل کے میدان میں تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ محترم قریشی محمد اقبال صاحب چیئرمین بلدیہ ربوہ بھی تھے۔ محترم میاں محمد ابراہیم صاحب صدر انتظامیہ نے معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمان خصوصی کے علاوہ محترم چوہدری اللہ بخش صاحب صدر مجلس صحت۔ محترم میاں فرید احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے متعدد سرکردہ اصحاب نے بھی اپنی شمولیت سے منتظمین اور کھلاڑیوں کو نوازا۔

شادیوال ضلع گجرات:۔ چودہ اگست یوم آزادی کی تقریب کے سلسلے میں جماعت احمدیہ شادیوال کے افراد مرد عورت بچے مسجد میں جمع ہوئے۔ ملکی اور قومی پروگرام کے مطابق ۷.۲ کے سیٹ پر جو پہلے سے رکھا ہوا تھا۔ سائرن بجے اور قومی ترانہ گایا گیا۔ تو سب نے اس کا ساتھ دیا اور صدر مملکت کی تقریر سنی اور دعا میں شمولیت کی۔

رات کو مسجد میں خصوصی تقریب ہوئی۔ مسجد کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا چراغاں کر کے روشن کر دیا گیا۔ بشارت احمد (خادم) نے تلاوت کی۔ محمود احمد (خادم) نے نظم ترنم سے سنائی۔ اس کے بعد چوہدری ولایت احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ نے تحریک پاکستان کی تاریخ اور پاکستان کے حصول کا مقصد اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر تقریر کی اور نئی نسل کو اس سے آگاہ کیا۔ مولوی محمد شفیع صاحب زعیم انصار اللہ نے بھی اس پر مزید روشنی ڈالی اور اس طرح ایک گھنٹہ کی تقریب کے بعد دعا کی گئی۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد اشاعت اسلام اور پاکستان کے استحکام اور اسے ایک اسلامی فلاحی ملک بننے کے لئے دعا کی گئی۔ اطلاعاً عرض ہے۔

(امیر جماعت احمدیہ شادیوال ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ والدہ مرزا محمد الدین صاحب ناز وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مرزا احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸ ایم بی ضلع سرگودھا چند ماہ کی بیماری کے بعد مورخہ ۱۵/۱۶ اگست ۱۹۸۳ء کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۶ اگست نماز فجر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۱ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں تدفین کی کارروائی کے بعد محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کروائی۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کی سرگرم رکن تھیں۔ ممبرات لجنہ میں کسی اختلاف کی صورت میں مرحومہ غیر جانبدارانہ حیثیت میں ان کا درمیانی واسطہ بننے میں اہم کردار ادا کرتی رہیں۔ اور تربیتی امور و چندہ وغیرہ میں لجنہ کی بہتری کے لئے کوشاں رہیں۔ مالی قربانیوں کے لحاظ سے ہر تحریک میں ضرور حصہ لیتی تھیں اور غربت کے باوجود ہر تحریک میں حسب استطاعت شامل ہوتی رہیں۔

مرحومہ نے بچوں کی تربیت میں بھی ہر ممکن کوشش کی۔ اپنے دو بچے خاکسار اور مکرم مرزا محمد یوسف نیر مربی سلسلہ جماعت کی خدمت کے لئے وقف کئے۔ مرحومہ کی اولاد میں سے پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے بقید حیات ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ اپنے مقام قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

(مرزا محمد الدین ناز۔ پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ)

ادارہ تعمیر مرکزی میں اسٹاف کی فوری ضرورت

I۔ جماعتی تعمیرات کے لئے مندرجہ ذیل اسٹاف کی فوری ضرورت ہے:۔

	تعداد اسامی
(۱) اسسٹنٹ انجینئر / ایس ڈی او (۲) سب انجینئر / اوورسیر } کوالیفائڈ۔ کم از کم ۵ سال کا تعمیر عمارات کا تجربہ۔	۱ ۱
(۳) اکونٹ کلرک۔ کم از کم ایف ایس سی اور اکونٹس کا کم از کم ۵ سال کا تجربہ	۱
(۴) ڈسپیچ، ریکارڈ، ٹائپ کلرک۔ ایف اے اور ۵ سال کا کم از کم تجربہ	۱
(۵) مددگار کارکن۔ کم از کم میٹرک	۲

II۔ ریٹائرڈ اچھی صحت والے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ واقفین کو ترجیح دی جائیگی۔ غیر واقفین کو مناسب تنخواہ اور الاؤنس دیئے جائیں گے۔

III۔ جلد سے جلد درخواست دیں۔ جملہ کوائف لکھیں۔ کم از کم تنخواہ، الاؤنس، مراعات جو مطلوب ہوں لکھیں اور اصل اسناد و سرٹیفکیٹوں کے ساتھ ۹/۹/۸۳ صبح ۹ بجے وکالت مال ثالث تحریک جدید ربوہ میں انٹرویو کے لئے آئیں۔ درخواستیں صدر / امیر کی تصدیق سے بھیجی جائیں۔

(چیئرمین انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹکٹس و انجینئرز)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم محمد امجد چوہدری سلمہ اللہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ القدوس سلمہا اللہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر مکرم رانا محمود احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ نے مورخہ ۱۲ اگست ۸۳ء بعد نماز جمعہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف فیروزوالہ کے مکان پر پڑھا اور دعا کروائی۔

بزرگانِ سلسلہ و احبابِ کرام دعا کریں کہ مولا کریم اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین!

(چوہدری محمد اشرف ولد چوہدری محمد منیر مرحوم ۷۵۰ راوی بلاک اقبال ٹاؤن۔ لاہور ۱۸)

کراچی کیلئے تعلیمی اطلاعات

(۱) جامعہ کراچی کے "انسٹی ٹیوٹ آف یورپین اسٹڈیز" میں جرمن اور فرنچ زبانوں کے سرٹیفکیٹ کورسز میں داخلے ہو رہے ہیں۔ کم از کم تعلیم گریجوایٹ ہونی چاہیئے۔ یہ سرٹیفکیٹ دو سمسٹر پر مشتمل کورس پر ملتا ہے۔ جس کے بعد فرنچ میں ڈپلومہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۲) پولٹری فارمنگ کے ایک پرائیویٹ انسٹی ٹیوٹ میں ۳۔ ہفتہ کے کورس میں ایک طالب علم خاکسار کی وساطت سے مفت تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔

(۳) دنیا کی بعض اوپن یونیورسٹیز / انسٹی ٹیوٹس سے متعدد مضامین میں ڈگری / کورسز / ڈپلومہ کے لئے درج ذیل پتہ پر جوابی لفافہ بھجوا کر مفت معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

پتہ: پوسٹ بکس ۱۳۶۷۴ کراچی ۳۸۔

(الطاف قدیر۔ کراچی)

اخبار احمدیہ

بقیہ:

اطلاع منہ ہے ہو

طبیعت بدستور ناساز ہے کمزوری زیادہ ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

۔ حافظ عبد الحفیظ صاحب اعوان شہید

فجی کی والدہ صاحبہ دو ہفتہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ عبد المجید۔ اعوان محلہ مخدوم پورہ بہاولپور

۔ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب سابق مبلغ سلسلہ آجکل دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ سینہ میں درد رہتا ہے اور کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ احباب سے مولانا موصوف کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

—○—

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۲۹ اگست کو ہوگا

امسال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا تحریری ٹیسٹ اور طبی معائنہ انشاء اللہ ۲۹ اگست اور انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا۔

جن امیدواران نے داخلہ کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں وہ ۲۹ اگست ۱۹۸۳ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ امیدواران کو تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک مورخہ ۱۳/۸/۸۳ کو بھجوا دی گئی ہے۔

۲۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ نمبر) ہونا ضروری ہے۔

۳۔ انٹرویو کے وقت سکول یا کالج کے سرٹیفکیٹ کی اصل اور فوٹو کاپی اور مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تعارفی چٹھی اور تحریری ٹیسٹ کے لئے قلم ساتھ لانا ہوگا۔

۴۔ جن امیدواران نے میٹرک کے نتیجہ کی ابھی تک اطلاع نہیں دی وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ امتحان کی بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔ نیز اطلاع دیں کہ کیا آپ مقررہ وقت پر انٹرویو کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

قرضہ کے خواہشمند احباب
زیور کی کفالت پر قرضہ حاصل کرنے
کے لئے نیشنل بنک ربوہ سے رجوع کریں

شیراز شاپنگ سنٹر اعلیٰ اور معیاری مصنوعات کا مرکز
ریلوے روڈ ربوہ
ماربل چپس، ٹائلز، پلائی وڈ، ہارڈ بورڈ، چپ بورڈ، فارمیکا اور ہر قسم کا معیاری پائپ
مثلاً جی۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ پی۔ وی۔ سی سیمنٹ پائپ وغیرہ نیز ہر قسم کا عمارتی ضرورت کا سامان حاصل کرنے کیلئے
ہم سے ملیں